تفسیرالقرآن

قرآن کریم

اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان

قسط 01

قراٰن اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان (قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطّاری*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ رضی اللہُ عنہم اجمعین اُمّت کی افضل ترین ہستیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے آخری نبی محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صَحابِیَّت، نُصرت اور خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ اُن نفوسِ قدسیہ کی فضیلت ومَدح قرآن مجید میں جابجا موجود ہے۔ کلامِ الٰہی صحابۂ کرام کے ایمانِ کامل اور حُسنِ عمل کی گواہی دیتا اور اُن کے لیے بخشش، جَنَّت اور رضائے خداوندی کا مژدہ سناتا ہے۔ اُن پاک ہستیوں پر یہ آیتِ مبارکہ مکمل طور پر صادق ہے۔ ﴿اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ(۴)﴾ ترجمہ: یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والارزق ہے۔ (پ9، الانفال:4)

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

صدیقِ اکبر کی پہلی شان، صدیقیت

اُن صحابۂ کرام میں سب سے بلند مرتبہ سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کا ہے، جو مرتبۂ صِدّیقیت میں اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہیں۔ صِدق و صدیقیت کا وَصف خدا کو بہت محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رضائے الٰہی کا طلب گار قرار دے کر اُن کے "صَادِقُ الاِیمان" ہونے کی گواہی دیتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ(۸)﴾ ترجمہ: ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں۔ (پ28، الحشر:8)

اِن صادقین سے ظاہری، باطنی، قلبی اور روحانی، قرب ومعیت رکھنا حکمِ خداوندی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ(۱۱۹)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (پ11، التوبۃ: 119) یہ مَعِیَّت و رفاقت اِس قدر اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے صلے میں جو بہترین انعام عطا فرمائے گا، اُس میں قیامت وجنت کی رفاقت بھی داخل ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَۚ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

﴿وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (٦٩)﴾ ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5، النسآء:69)

قربِ الٰہی کے حامل اور رضائے الٰہی کے طالب، اِن مجسمِ صدق وصفا حضرات میں سب سے بلند شان، حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے مقرب صحابی، سفر وحضر کے ساتھی، سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کی ہے، جن کی شانِ صدیقیت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (٣٣)﴾ ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں۔ (پ24، الزمر:33) یعنی وہ (نبی، محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ (ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ) جس نے اُن کی تصدیق کی، یہی پرہیزگار ہیں۔ مرتبۂ صدیقیت پر فائز لوگ تصدیق میں جلدی کرتے اور اُن کے دل خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر حکم پر مطمئن ہوتے ہیں۔ شبِ معراج اِسی تصدیق کا ظہور صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے کفار کو جواب دینے سے ہوا۔

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْں سَیِّدُ الْمُتَّقِیْں
چشم وگوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

صدیقِ اکبر کی دوسری شان، سبقت واولیت

کتابِ الٰہی کے وارث، قربِ خداوندی کا شوق رکھنے والے، خدا کے خاص فضل کے سبب، نیکی کے ہر کام میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ (٣٢)﴾ ترجمہ: اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا، یہی بڑا فضل ہے۔ (پ22، الفاطر:32) اعمالِ حسنہ میں پہل کرنے اور آگے بڑھنے والے اِن حضرات کے لئے خداوند کریم، دخولِ جنت میں سبقت لے جانے اور مقامِ قرب میں جگہ پانے کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ (١٠) اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (١١) فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (١٢)﴾ ترجمہ: اور آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں۔ وہی قرب والے ہیں، نعمتوں کے باغوں میں ہیں۔ (پ27، الواقعۃ:10تا12) ایسوں کے لیے جنت کا سچا وعدہ پہلے ہی سے ہے اور یہ جہنم سے ہمیشہ دُور رکھے جائیں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (١٠١)﴾ ترجمہ: بیشک جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے، وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ (پ17، الانبیآء:101)

نیکیوں میں پہل کرنے کی آیات یا یہ موضوع سامنے آتے ہی جو نام سب سے پہلے نگاہوں میں ٹھہرتا ہے، وہ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کا ہے، جو اُس وقت ایمان لائے، جب کوئی مرد ایمان نہ لایا تھا، جو اُس وقت آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشیر و مُونس و رازدار، غم خوار اور حمایتی تھے، جب کوئی دوسرا نہ تھا، جنہوں نے اُس وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اپنا مال پیش کیا جب دوسرے لوگ دامنِ ایمان سے وابستہ بھی نہ ہوئے تھے، جنہوں نے اس وقت مسلمان غلام خرید کر آزاد کیے، جس وقت اُن غلاموں کی عملی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا، جنہیں سفر ہجرت کی معیت کے لیے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب پر ترجیح دی، جن سے زندگی بھر ہر اہم معاملے میں سرکارِ دوعالم نے سب سے پہلے مشاورت فرمائی، جنہوں نے غزوہ تبوک میں گھر کا سارا سامان پیش کرکے دریا دلی میں سب پر برتری پائی، جنہیں نماز کی امامت کے لیے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام صحابۂ کرام پر سبقت دے کر مصلّٰی امامت پر کھڑا کیا، الغرض سابقین کی جماعت میں جو سب پر سابق اور اولین کی جماعت میں جو سب سے اول ہیں، وہ بلاشک وشبہ، افضلُ الخلق بعدَ الرُّسُل، سایۂ مصطفےٰ، مایۂ اِصطفےٰ، عزّ و نازِ خلافت، ثانیَ اثنینِ ہجرت، اوحدِ کاملیّت، سابقِ سیرِ قُربِ خدا، سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ ہیں۔

(جاری ہے)